بحمدہٖ تعالیٰ

یہ مبارک فتویٰ نافعِ تقویٰ قامعِ طغویٰ دافعِ بلویٰ جس میں موجودہ زمانے کی دہریت کمیٹی بغلط مسمیٰ بہ "سیرت کمیٹی" کے عقائدِ کفریہ جو ابتک سربستہ راز تھے طشت ازبام کیے گئے ہیں اور آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں سیرت کمیٹی کے مصنفین وشرکا پر شرعی احکام دیے گئے ہیں اور آفتاب نصف النہار سے زائد روشن طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ سیرت کمیٹی کا مقصد اشاعت سیرت کے پردے میں مسلمانوں کو زندیق ملحد بے دین بنانا ہے اور مسلمانوں پر سیرت کمیٹی کے جلسوں جلوسوں سے احتراز واجتناب شرعاً فرض ہے اور اُس کی امداد واعانت حرام ہے

مسمّٰی بنام تاریخی

راز سیرت کمیٹی

۱۳۵۸ھ

تصنیف لطیف و ترصیف منیف

شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام حضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی مجددی لکھنوی دامت برکاتہم العالیہ

بصرف زر

میمن غلام احمد سلمہ الاحد الصمد ابن جناب حاجی اسمٰعیل حاجی عبد اللہ صاحب بٹاٹے والے دکان نمبر ۴۵۳ کرافورڈ مارکیٹ بمبئی نمبر ۳

حسب فرمائش

اراکین جماعت مبارکۂ اہلسنت - سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ (یوپی)

ملنے کا پتہ:- رضوی کتب خانہ محلہ بہاری پور - بریلی شریف

الله انی یؤفکون ۝ یعنی لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں
مانتے اُس چیز کو جسکو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی
وہ جو کتاب دیے گئے جبتک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہوکر۔ اور یہودی بولے عزیر اللہ
کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے اور یہ باتیں وہ اپنے مونھ سے کہتے ہیں اگلے کافروں
کی سی بات بناتے ہیں اللہ اونھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں (ترجمۂ رضویہ) اس آیت
کریمہ نے صاف ارشاد فرمادیا کہ یہود و نصاریٰ سے ارباب استطاعت سلاطین اسلام اس لیے
لڑیں کہ وہ عزیر و عیسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ یہی اُن کا کفر ہے اگر وہ ہر
سال ذلیل ہوکر جزیہ دینا قبول کریں تو اُنھیں چھوڑ دیا جائے۔ یہود اپنے صومعوں میں نصاریٰ
اپنے گرجوں میں جو عبادتیں کرتے ہیں اُن میں اپنے انھیں کفروں کو تو بکتے ہیں۔ اہل ایمان ملاحظہ
فرمائیں کہ اللہ واحد قہار جل جلالہ جس چیز کو مٹانے کے لیے مسلمانانِ اہل استطاعت پر یہ فرض
کر رہا ہے کہ وہ اپنے خون بہا دیں یہ ناپاک سیرت کمیٹی مسلمانوں پر مذہبی و قرآنی فرض بتا رہی
ہے کہ اوسی چیز کو باقی و جاری رکھنے کے لیے اپنے خون بہا دیں۔ ع ببیں تفاوت رہ از کجا
ست تا بہ کجا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ؛۔ اسی رسالہ "تقریر سیرت" کے
اسی صفحہ ۱ پر یہ بدسیرت کمیٹی ایک آیت کریمہ لا اکراہ فی الدین اور اس کا منگھڑت ترجمہ
دین میں جبر کرنا جائز نہیں ہے لکھ کر لکھتی ہے قرآنی احکام کے مطابق مذہب کی اب یہ
تعریف قرار پائی کہ سچا مذہب وہ ہے جو دوسرے مذاہب والوں پر جبر اور سختی کرنے کی
بجائے اُن کی ہر طرح سے حفاظت کرے۔ آیت کریمہ کا ترجمہ تو یہ ہے کچھ زبردستی نہیں دین
میں (ترجمۂ رضویہ) اس آیت مبارکہ میں تین صورتیں ہیں اوّل یہ کہ کفار و مشرکین و مرتدین
و منافقین پر کسی قسم کی بھی شدت و غلظت جائز نہیں اس تقدیر پر یہ آیت مبارکہ آیت سیف
سے منسوخ ہے دوم یہ کہ مسلمان ہی ہوجانے کے لیے کفار پر جبر مت کرو بلکہ اگر وہ ہر سال
ذلیل ہوکر جزیہ دینا قبول کریں تو اُن کو اُن کے دین پر چھوڑ دو کما فی حاشیۃ العلامۃ
الصاوی علی الجلالین۔ سوم یہ کہ بغیر تصدیق قلبی کے اگر کوئی کافر زبردستی اور
جان کے خوف سے طوطے کی طرح محض زبانی کلمہ پڑھ لے تو وہ ہرگز مسلمان نہیں۔ تقدیرین
اخیرین پر آیت کریمہ محکم ہے۔ تو جس صورت میں آیت کریمہ سے کفار پر کسی قسم کی شدت

وغلظت کا ناجائز ہونا مراد ہے اُس صورت میں آیت کریمہ منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا حرام
ہے اور جن صورتوں میں آیت کریمہ محکم ہے اُن صورتوں میں آیت کریمہ سے کفار پر ہر طرح کی
شدت وغلظت کی ناجوازی قطعاً ثابت نہیں مگر بد سیرت کمیٹی نے کھلے لفظوں میں کہدیا کہ جس
دین میں دوسرے مذاہب والوں پر سختی کرنے کا حکم ہو وہ سچا دین نہیں بلکہ جھوٹا مذہب ہے اور
ہر مسلمان جانتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کافروں اور
منافقوں پر سختی وغلظت فرمانے کا حکم دیا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ یا یہا النبی جاھد الکفار
والمنفقین واغلظ علیھم یعنی اے نبی جہاد کرو کافروں اور منافقوں پر اور اُن پر سختی
کرو (ترجمہ رضویہ) اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ
عنہم کی شان بیان فرماتا ہے۔ فرماتا ہے۔ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ مُحَمَّد رسول اللہ والذین
معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ کے
رسول ہیں اُن کے ساتھی کافروں پر سخت آپس میں نرم ہیں (ترجمہ رضویہ) اپنے محبوب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں اصحاب فوج ولشکر صاحبانِ استطاعت امراء وسلاطین اسلام
کو حکم دیتا ہے فرماتا ہے جل وعلا یا یہا الذین اٰمنوا قاتلوا الذین یلونکم من
الکفار ولیجدوا فیکم غلظة یعنی اے ایمان والو جہاد کرو اُن کافروں سے جو تمہارے
قریب ہیں اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں (ترجمہ رضویہ) اپنے محبوں اور محبوبوں کی مدح
فرماتا ہے۔ فرماتا ہے سبحٰنہ وتعالیٰ یا یہا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن
دینہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلة علی المؤمنین اعزة
علی الکفرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومة لائم ذلک فضل
اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم ۵ یعنی اے ایمان والو تم میں جو کوئی
اپنے دین سے پھریگا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائیگا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ اُن
کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت۔ اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے
والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ
وسعت والا علم والا ہے (ترجمہ رضویہ) فرماتا ہے عز جلالہ لا یتخذ المؤمنون الکفرین
اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شئ